رسائل و مسائل

کیا حضرت علیؓ نے کسی کو قتل کرا کے پھر زندہ کر دیا تھا؟

سوال :- عرصہ تقریباً ۴۲ سال سے ترجمان القرآن کا سالانہ خریدار ہوں۔ اکثر دوستوں کی مجلس میں یہ بات سُنی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک شخص کو پہلے قتل کرا دیا کیونکہ وہ جناب مولا علیؓ کو خدا سمجھنے لگا تھا۔ پھر آپ نے انہیں زندہ کر دیا۔

یہ واقعہ کہاں تک درست ہے۔ اُمید ہے کہ جناب اپنے قیمتی وقت میں سے فرصت نکال کر ترجمان القرآن کے قاریوں کو اس واقعہ کی حقیقت سے نوازیں گے۔ کیونکہ آپ کی تحقیق بغیر کسی لاگ لپیٹ کے ہوتی ہے۔

جواب :-

اس طرح کا واقعہ کسی حدیث صحیح بلکہ کسی ضعیف روایت میں بھی بیان نہیں ہوا کہ حضرت علیؓ کو خدا سمجھنے والے کسی شخص کو حضرت علیؓ نے پہلے تو قتل کرا دیا تھا اور پھر اُسے زندہ کر دیا تھا۔ اصل واقعہ جو صحیح بخاری، باب حکم المرتد والمرتدہ میں وارد ہے، اس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

أُتی علی رضی اللہ عنہ بزنادقہ فاحرقهم

"حضرت علیؓ کے پاس کچھ زندیق گرفتار کر کے لائے گئے تو آپ نے انہیں آگ میں جلا دیا۔"

اسی روایت میں آگے بیان ہے کہ حضرت ابن عباسؓ تک جب یہ خبر پہنچی تو انہوں نے فرمایا۔ اگر میں ہوتا تو انہیں جلانے کی سزا نہ دیتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا

ہے کہ کسی کو اللہ کا آگ کا عذاب نہ دو اور میں ان زنادقہ کو قتل کر دیتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو دین (اسلام) تبدیل کرے اُسے قتل کر دو۔

جن لوگوں کو حضرت علیؓ نے سزا دی تھی اُن کے جرم کی تفصیل متن حدیث میں بیان نہیں ہوئی۔ بعض محدثین کا قول یہ ہے کہ وہ حضرت علیؓ کی اُلوہیت کے قائل تھے۔ حضرت علیؓ نے انہیں بُلا کر کہا کہ تمہاری نیا ہی ہوں میں تو تمہاری طرح کا بندہ ہوں، تمہاری طرح کھاتا پیتا ہوں۔ اگر میں اللہ کی اطاعت کر دوں تو اللہ چاہے تو اجر عطا فرمائے اور اگر نافرمانی کروں تو ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے سزا دے۔ تم خدا سے ڈرو اور اپنے عقیدے سے رجوع کرو مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر حضرت علی نے گڑھے کھدوا کر لکڑیوں کو آگ لگا دی اور انہیں آگ میں ڈال دیا۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ ان لوگوں کا تعلق طائفہ سبائیہ سے تھا۔ جن کا سرغنہ ابن سبا یہودی تھا جو ظاہراً مسلمان ہو گیا تھا۔ بہرکیف اسلام لانے کے بعد انہوں نے ارتداد کی راہ اختیار کی تھی اور ان کی سزائے موت پر حضرت علیؓ اور حضرت ابن عباسؓ دونوں کا اتفاق تھا۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرتد کی سزا قتل مقرر فرمائی تھی، البتہ حضرت ابن عباسؓ کو (جو اس وقت بصرہ کے حاکم تھے) آگ کی سزا سے اختلاف تھا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سزا سے منع فرمایا تھا۔ ممکن ہے کہ حضرت علیؓ کو اس ممانعت کا علم نہ ہو سکا ہو۔

یہ تصور بجائے خود بڑا ضلالت آمیز اور گمراہ کن ہے کہ حضرت علیؓ یا کسی صحابی رسول نے کسی واجب القتل شخص کو پہلے قتل کر دیا یا کرا دیا ہو گا اور پھر اسے زندہ کر دیا ہو گا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ مرتد کو پہلے تائب ہونے اور اسلام لانے کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔ فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ تین مرتبہ ارتداد پر توبہ قبول ہو سکتی ہے، اس کے بعد چوتھی مرتبہ ارتداد پر سزائے قتل نافذ ہوتی ہے۔ پھر اگر حضرت علیؓ کے بارے میں کوئی جاہل یہ کہتا ہے کہ انہوں نے مرتد اور واجب القتل کو قتل کر دینے کے بعد زندہ کر دیا تھا تو معاذ اللہ وہ یہ کہہ رہا ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے جو سزا تجویز کی تھی وہ قابلِ تنفیذ نہیں تھی، بلکہ لائقِ ترمیم و تنسیخ تھی اور حضرت علیؓ نے اس میں مناسب تبدیلی کر دی۔ اللہ تعالیٰ ایسے ملحدانہ کلمات سے ہر صاحبِ ایمان کو محفوظ رکھے۔

(غلام علی)